''دینی مدارس''......اسلام اور پاکستان کے تحفظ کی ضمانت

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم العالیہ

(دوسرا وآخری حصہ)

''رجب ۱۴۲۶ھ میں صحیح بخاری شریف کی آخری حدیث کے درس کے موقع پر سامعین سے جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس وشیخ الحدیث، صدر وفاق المدارس العربیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزّاق اِسکندر صاحب دامت برکاتہم نے ایک اہم خطاب فرمایا، علماء وطلبہ اور حکمرانوں کے لیے بھی نصیحت کا سامان ہے جس کا خلاصہ اِفادۂ عام کی غرض سے ہدیۂ قارئین ہے۔''

قرآن وحدیث کی تفسیر وتشریح کا حق صرف علماء کو حاصل ہے:

ہمارے بعض لوگ جن کو اسلام کے بارے میں معلوماتِ عامہ (جنرل نالج) کے بارے میں کچھ شد بد ہے، وہ بھی مسلمانوں کو غلط مشورے دیتے ہیں—ایک کالم نویس نے لکھا کہ ''قرآن خود سمجھو'' سننے میں یہ بڑے میٹھے اور اچھے کلمات ہیں لیکن یہ زہر سے بھرے ہوئے ہیں، میں آپ کو صرف ایک جملے سے اس کا جواب دیتا ہوں، آپ خود سمجھ جائیں گے اگر یہی کالم نویس یہ لکھے کہ ڈاکٹروں نے علاج کا ٹھیکہ نہیں لیا، مسلمانو! میڈیکل کی تعلیم خود حاصل کرو، خود پڑھو، خود سمجھو، خود علاج کرو—تو جو حکم آپ اس کے بارے میں لگائیں گے، اس سے زیادہ بدتر حکم اس کے بارے میں لگائیں جو یہ کہتا ہے کہ قرآن کو خود پڑھو، خود سمجھو، خود عمل کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن کی زبان عربی، وہ تو قرآنِ کریم خود سمجھ نہیں سکتے، خود نہیں پڑھ سکتے اور خود عمل نہیں کر سکتے اور ان کے لیے تو معلم کی ضرورت ہے اور معلم بھی وہ جو اللہ کی طرف سے مقرر کیا جاتا ہے، جس پر وحی آتی ہے، وہ تو معلم کے محتاج ہیں اور آج کا یہ جاہل کہتا ہے کہ نہیں خود پڑھو اور خود سمجھو۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں حدیث میں آتا ہے کہ: ''ضَلُّوْا فَاَضَلُّوْا.''(۵)

یعنی خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

اس کا ایک نمونہ میں آپ کو بتلاتا ہوں کہ ہر مسلمان جس نے حج اور عمرہ کیا ہے—اللہ تعالیٰ سب کو اپنے گھر لے جائے اور دکھائے، آپ جانتے ہیں کہ بیت اللہ کے ساتھ ہی مقام ابراہیم ہے، جہاں آپ طواف کر کے دو

رکعت نماز پڑھتے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر وہ پتھر وہاں رکھا ہوا ہے اور روایات میں ہے کہ یہ پتھر جنت سے لایا گیا تھا اور جس کے اندر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان پیوست ہیں، یہ ان کا معجزہ تھا، اللہ نے ان نشانات کو باقی رکھا، قرآن نے کہا:

"وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى."(٦)

(یہاں دو رکعت نماز پڑھا کرو) جو حاجی بھی وہاں جاتا ہے، طواف کے بعد دو رکعت نماز مقام ابراہیم پر ادا کرتا ہے۔لیکن ایک بد بخت کہتا ہے کہ مسلمان، پوری امت اور علماء جو مقامِ ابراہیم کا مفہوم سمجھے ہیں، وہ غلط ہے وہ مقامِ ابراہیم نہیں ہے۔اسی کو کہتے ہیں "ضلوا فاضلوا" نماز میں بھی تاویلیں کرتے ہیں اور دوسرے احکام میں بھی تاویلیں۔ بھائی جس طرح آپ کسی جعلی حکیم یا جعلی ڈاکٹر کے پاس کبھی نہیں جاتے، آپ پوچھتے ہیں کہ بھائی کون اسپیشلسٹ ہے؟ کہاں کا پڑھا ہوا ہے تو اسی طرح دین کے معاملے میں بھی آپ کو یہ پرکھ لینا چاہیے کہ کون دین کا صحیح عالم اور ترجمان ہے۔

سند وفاق مساوی ڈبل ایم اے ہے:

ہمارا ایک بورڈ ہے جس کا نام وفاق المدارس ہے اور ان طلباء کا امتحان وہی وفاق لیتا ہے، جو کامیاب ہوتا ہے وہ اسے ڈگری دیتا ہے، ۱۹۷۶ء میں آپ کی پارلیمنٹ نے یہ طے کیا کہ مدرسوں کی یہ ڈگری ڈبل ایم اے ہے— ڈبل ایم اے یعنی عربی کے اندر بھی اور اسلامیات کے اندر بھی— تو اس تعلیم کو آپ حضرات معمولی نہ سمجھیں۔

محسنوں کی ناقدری یہودی طریقہ ہے:

ان مدارس سے چوں کہ دین پھیلتا ہے، روشنی پھیلتی ہے، اس لیے یہ اَعداءِ اِسلام کی آنکھوں میں کانٹا بنے ہوئے ہیں، اور ان کے خلاف پروپیگنڈہ ہو رہا ہے اور ان کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں۔ہمیں اَفسوس تو اس پر ہے کہ ہمارے حکمران بھی ان کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں، یہ اپنی عقل سے کام نہیں لیتے، حالاں کہ ان کو چاہیے تھا کہ یہ شکریہ ادا کرتے کہ علماء ہمارے محسن ہیں۔

یاد رکھیے! اپنے محسنوں کو اِیذا دینا، اپنے محسنوں کی بے قدری کرنا، یہ یہودی ذہن ہے، یہودیوں کے بارے میں قرآن کہتا ہے:

"وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ."(٧)

ترجمہ: ''اور قتل کرتے ہیں انبیاء کو ناحق اور قتل کرتے ہیں ان کو جو حکم کرتے ہیں انصاف کرنے کا لوگوں میں سے۔''

یعنی انہوں نے اپنے انبیاء کو قتل کیا اور جو ان کو اچھے کاموں کی طرف دعوت دیتے تھے ان کو قتل کیا۔ اور ہم ہر نماز میں اللہ سے یہ دعا مانگتے ہیں اور کہتے ہیں:

''اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآ لِّيْنَ.''(۸)

ترجمہ: ''بتلا ہم کو راہ سیدھی، راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے فضل فرمایا، نہ ان لوگوں کی جن پر تیرا غصہ ہوا اور نہ ان لوگوں کی جو گمراہ ہوئے۔''

ہم انبیاء کا راستہ مانگتے ہیں اور مغضوب اور ضالین کی راہ (سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں، ان سے) ہم پناہ چاہتے ہیں۔ اِدھر ہمارا معاملہ یہ ہے کہ ہم ان کے راستے پر چل رہے ہیں، یہ کون سی عقل مندی کی بات ہے؟ ہمیں تو چاہیے تھا کہ ''قوت نیکی نداری بدمکن'' اگر اچھا کام نہیں کر سکتے تو برائی نہ کرو اور حدیث میں ہے، ان طلباء سے پوچھ لو اسی بخاری شریف میں ہے کہ ان طلباء کو ''**ضیوف الاسلام**'' کہا جاتا تھا یعنی اسلام کے مہمان، بھائی آپ کے گھر میں کوئی مہمان آجائے تو آپ کتنی عزت کرتے ہیں؟ اگر خدانخواستہ کوئی اس کی بے عزتی کرے، آپ اس کو اپنی بے عزتی سمجھتے ہیں کہ نہیں؟ تو یہ اللہ کے مہمان ہیں ان کو گالیاں دینا، برا بھلا کہنا اس کا انجام دیکھ لو پھر کیا ہوگا؟ اللہ کے مہمان، اسلام کے مہمان، اللہ کو اگر اپنے مہمانوں کی توہین کی بنا پر غصہ آگیا تو تمہارا کیا حشر ہوگا، خود سوچ لو!۔

اقوامِ متحدہ اور ہر ملک کے دستور میں لکھا ہوا ہے کہ ہر شخص کو تعلیم کا حق حاصل ہے اور پھر آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ ہر ملک کے طلباء چاہے دینی تعلیم ہو یا عصری تعلیم اس کے حصول کے لیے ایک دوسرے کے ملک میں آتے جاتے ہیں، ہمارے ہزاروں پاکستانی بچے انگلینڈ میں، امریکہ میں اور دوسرے مختلف ممالک میں پڑھ رہے ہیں، جاپان میں پڑھ رہے ہیں، پچھلے دنوں میرا وہاں جانا ہوا، وہاں ہمارے پاکستانی بچے پڑھ رہے ہیں، عرب پڑھ رہے ہیں، وہاں تعلیم ہر شخص کا حق ہے اور پھر آپ نے ان کو ویزے دیئے (N.O.C) اور اسٹڈی ویزے دیے ہیں، وہ بے چارے یہاں پڑھنے کے لیے آئے اور آپ کہتے ہیں فوراً نکلو، فوراً نکلو، یہ کیا تاثر لیں گے کہ ان کے ساتھ آپ کی دوستی ہے یا دشمنی ہے؟

آپ کے اسی ملک میں ہزاروں مسلمان اور غیر مسلم ملکوں کے طلباء اسکول، کالجوں میں پڑھتے ہیں اور آپ کی حکومت ان کو وظیفہ دیتی ہے، اسکالرشپ دیتی ہے، اگر آپ کو نکالنا ہے تو پھر سب کو نکالو، کیا وہ کوئی فرشتے ہیں اور یہ بے چارے مسکین تو آئے ہی پڑھنے کے لیے ہیں، جن کا سوائے پڑھنے کے اور کوئی کام نہیں۔

میں آپ کو ''الدین النصیحة'' خیر خواہی کے جذبے سے کہتا ہوں خدا کی قسم! اگر ان اللہ کے مہمانوں کی آہ لگ گئی تو تمہاری نسلیں تباہ ہو جائیں گی، تم خود بھی تباہ ہو گے اور تمہاری نسلیں بھی تباہ ہوں گی—

بجائے اس کے کہ تم انہیں کچھ سہولتیں دیتے، الٹا انہیں بدنام اور دیس سے نکال رہے ہو؟ بے گناہ طلباء کو بدنام کرنا اور ان پر ظلم کرنا یہ کون سا کارنامہ ہے؟ ہاں کوئی بھی چاہے غیر ملکی ہے یا پاکستانی، اگر آپ اس کو کسی جرم میں پکڑتے ہیں آپ کے پاس ٹھوس اور سچے ثبوت ہیں، آپ اس کو سزا دیں بلکہ تم سے پہلے اسے ہم سزا دیں گے، لیکن جو بے چارے یہاں صرف پڑھتے ہیں اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں انہوں نے کون سا جرم کیا؟ کیا دین سیکھنا جرم ہے؟۔

مدارس کی اصل اور بنیاد مسجد نبوی کا ''صفہ'' ہے:

اگر یہ علماء نہ ہوتے تو یہ پاکستان بھی نہ بنتا، استعمار کے آنے کے بعد اس پورے خطہ میں دین کو کس نے زندہ رکھا؟ انہیں علماء نے، انہیں مدرسوں نے، انہیں مساجد نے، مسجد ہمارا مرکز ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لے آئے، یہی مسجد ہماری عبادت گاہ تھی، یہی ہماری یونی ورسٹی تھی، یہی ہمارا محکمہ تھا، اسلام ظاہری ٹیپ ٹاپ کو نہیں دیکھتا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انتظام نہیں کیا کہ مدینے میں بڑی بڑی بلڈنگیں ہوں اور یونی ورسٹیاں ہوں، تب پڑھیں گے اور پڑھائیں گے، نہیں— بلکہ اسی مسجد سے دینی تعلیم کا سلسلہ شروع کر دیا، آج بھی ''صفہ'' کا چبوترہ اس مدرسہ کی یادگار موجود ہے، اللہ ہم سب کو لے جائے، اپنی آنکھوں سے دیکھو یہ وہ صفہ ہے جہاں مسلمان بچے قرآن پڑھتے تھے، دین سیکھتے تھے جن طلباء میں ایک ممتاز طالب علم حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ خلفاء راشدینؓ اسی مدرسے کے شاگرد ہیں۔

زمانۂ نبوت سے اَعداءِ اِسلام کی طلباءِ دِین سے دُشمنی:

میں آپ کو بتاؤں اس وقت بھی دین کے دشمنوں نے ان کے خلاف پروپیگنڈہ کیا اور ان کو برا بھلا کہا قرآنِ کریم میں ہے، اس وقت کے منافقین اور دین دشمنوں نے کہا:

''لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ.''(۹)

ترجمہ: ''البتہ اگر ہم پھر گئے مدینہ کو تو نکال دے گا جس کا زور ہے وہاں سے کمزور لوگوں کو۔''
منافقین نے مسلمان طلباء کو گالیاں دیں اور رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے نعرہ لگایا؟۔

''لَا تُنۡفِقُوۡا عَلٰی مَنۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنۡفَضُّوۡا.'' (۱۰)

ترجمہ: ''مت خرچ کرو ان پر جو پاس رہتے ہیں رسول اللہ کے یہاں تک کہ متفرق ہو جائیں۔''
یعنی یہ جو طلباء آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد ہیں ان پر خرچ مت کرو، آج کی اصطلاح میں ان کو چندہ مت دو تا کہ وہ بھاگ جائیں، اس ظالم کو کیا پتا کہ یہ بھاگنے والے لوگ نہیں ہیں اور قرآن نے اس کا جواب دیا:

''وَلِلّٰہِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلٰکِنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ لَا یَفۡقَهُوۡنَ.'' (۱۱)

ترجمہ: ''اور اللہ کے ہیں خزانے آسمانوں اور زمین کے لیکن منافقین نہیں سمجھتے''۔
یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے ہاتھ کھینچ لیے تو یہ لوگ بھاگ جائیں گے، یہ بھاگنے والے لوگ نہیں ہیں۔ وہی ابو ہریرہؓ پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے بعض دفعہ بھوک سے گر جاتے ہیں، لوگ سمجھتے ہیں مرگی کا دورہ پڑ رہا ہے— فرماتے ''ماکان الا الجوع ''مرگی کا دورہ نہیں تھا، وہ تو بھوک تھی، لیکن اللہ نے ان کو کہاں سے کہاں پہنچایا، بجائے اس کے کہ آپ ان اللہ کے مہمانوں کا شکریہ ادا کریں، آپ ان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔

اُمت کے ہر فرد کو ہر لمحہ علماء کرام کی رہنمائی کی ضرورت ہے:

اور پھر اس کے نصاب کو خراب کرنے کے لیے کہا جاتا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ مدارس کے طلباء عوامی رو میں آجائیں— میں حیران ہوتا ہوں ان کی عقلوں پر! کیوں کہ عالم وہ ہے جو چوبیس گھنٹے اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ زندگی گزارتا ہے، آپ سے پوچھتا ہوں آپ پانچ وقت کے نمازی ہیں، آپ مسجد میں آتے ہیں یا نہیں؟ پانچ وقت آپ کا عالم سے رابطہ ہوتا ہے یا نہیں؟ جمعہ اور عیدین میں آپ آتے ہیں، بچہ پیدا ہوتا ہے تو آپ بھاگتے ہیں کہ جی مولانا صاحب! ذرا بچے کے کان میں اذان دے دیجیے اور کوئی اچھا سا نام رکھیں، بچہ ذرا بڑا ہوتا ہے، آپ کہتے ہیں کہ مولوی صاحب! اس کی بسم اللہ کرا دیجیے، جوان ہوا اس کا اب نکاح پڑھا دیجیے اور خدانخواستہ کوئی اللہ کو پیارا ہو گیا اس کا جنازہ پڑھا دیجیے۔ کون سا مرحلہ ہے کہ عوام کا علماء سے رابطہ نہیں ہے؟ یعنی اس طرح غلط طریقے سے پیش کیا جاتا ہے جیسے عوام کسی اور دنیا میں رہتے ہیں اور علماء کسی اور دنیا میں۔ حالاں کہ تم دوسری دنیا میں رہتے ہو، چھ چھ مہینے تم شکل نہیں دکھاتے، کبھی ٹی وی پر آکر شکل دکھا دیتے ہو، تمہیں چاہیے کہ تم عوام کے ساتھ آؤ، ان کے

ساتھ پانچ وقت نمازیں پڑھو، ان کے ساتھ ملو، ان کے حالات معلوم کرو، عوامی دھارے کا مطلب کیا ہے؟ عوامی دھارے کے کیا یہی معنی ہیں کہ اِدھر نماز کا وقت ہوا، اُدھر امام صاحب بیوی کے ساتھ کسی کلب میں بیٹھا ہوا ہو؟ تلاش کرو، جی امام کہاں چلا گیا؟ یہ ہے اُن کے ہاں عوامی دھارے کا مطلب (نَعُوْذُ بِاللّٰہ) یہ لوگ شیطانی راستوں میں لے جانا چاہتے ہیں، بھائی! یہ مسجدیں، یہ مدرسے اُمت کے دین کی بقاء کا ذریعہ ہیں اور یاد رکھیے! اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ ہم نے اس دین کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ تم ہزار کوششیں کرو، اعداء اِسلام بھی ہزار کوششیں کریں، ان شاء اللہ اس دین کو مٹا نہیں سکتے۔

مدارس اور اہل مدارس کا محافظ اللہ ہے:

یہ اللہ وہی ہے جس نے بیت اللہ کی حفاظت کی، آج بھی اس کی وہی طاقت ہے اس سے ڈرو، بڑے بڑے فرعونوں کو اللہ نے سزا دی ہے، فرعون جو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا، جب سمندر میں غوطے کھا رہا تھا، تو اس وقت وہ بھی کہہ رہا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے رب پر ایمان لایا۔ اس لیے میں کہتا ہوں دین اللہ کی طرف سے ہے اور ''ان لھذا الدین ربا یحمیہ'' اس دین کا بھی ایک رب ہے جس نے اس کو اتارا اور وعدہ کیا کہ وانا لہ لحافظون ہم اس کی حفاظت کریں گے۔

دین کی حفاظت قیامت تک ایک جماعت حقہ کرتی رہے گی:

اس دین کی حفاظت دین والوں سے ہے، ان شاء اللہ جب تک یہ دنیا قائم ہے، یہ دین بھی قائم رہے گا، علماء قائم رہیں گے۔ دنیا کہیں سے کہیں چلی جائے، اللہ کی ایک جماعت اس دین کو سنبھالے رکھے گی اور وہ ہر قسم کی قربانیاں دے گی، آپ یہ نہ سمجھیں کہ یہ دنیا کی کوئی مادی چیزیں ہیں کہ ذرا سی کوئی تکلیف ہوئی تو یہ علماء بھاگ جائیں گے، یہ اللہ کے وہ نیک بندے ہیں، جنہوں نے اللہ سے وعدہ کیا ہے کہ دین کے لیے ہم جییں گے، دین کے لیے مریں گے، اسی کے لیے سب کچھ ہوگا، آپ دیکھ رہے ہیں کہ دین کی اشاعت کو علماء اپنا فرض سمجھتے ہیں، وہ اسباب کی طرف نہیں دیکھتے، جہاں جگہ مل گئی، دین کا کام شروع کر دیا۔

علم دُشمن کے لیے ہلاکت کی وعید:

میں اپنے حکمرانوں سے کہتا ہوں، خدا کے لیے اپنی آخرت خراب مت کرو، اگر تم کامیابی چاہتے ہو تو دین اور اہل دین سے محبت کرو۔ تم اگر بجائے محبت کے ان طلباء کے دشمن بن گئے تو پھر ہلاکت کا راستہ کھلا ہوا ہے، یہ اللہ کے مہمان ہیں، جو اللہ کے مہمانوں کو چھیڑے گا اور اس پر آہیں نکل گئیں تو پھر اپنے انجام کی فکر

کرو! خدا کے لیے کچھ سوچو۔

نعمت پاکستان کی قدر دانی اور حفاظت صرف تعمیل اِسلام سے ممکن ہے:

پاکستان اللہ نے ہمیں ایک نعمت کے طور پر دیا ہے، ہم جب چھوٹے چھوٹے تھے، سنتے تھے، ''پاکستان کا مطلب کیا؟ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' تو ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' کی برکت تھی کہ پاکستان بنا، اب اس کا شکر یہ ہے کہ دین کو مضبوطی سے پکڑو۔

ہمارے شیخ و مربی اور اُستاذِ محترم حضرت علامہ محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ اسی منبر پر بیٹھ کر اس وقت کے حکام سے (اُس وقت مشرقی پاکستان ساتھ تھا) فرمایا کرتے تھے کہ سیاست کا تقاضا بھی یہی ہے کہ تم دین کو مضبوطی سے پکڑو، اس لیے کہ ان دو ٹکروں کو ملانے والی سوائے اسلام کے اور کیا چیز ہے؟ ظاہری طور پر مشرقی پاکستان اتنا دور اور درمیان میں دشمن ہے، دونوں کی زبان اور ثقافت اور ہر چیز مختلف ہے، اگر کوئی ملانے والی چیز ہے تو وہ ایمان کا رشتہ ہے، یہ رشتہ جتنا مضبوط ہوگا، اتنا ہم مضبوط ہوں گے۔

میں تو کہتا ہوں کہ یہ بچا ہوا پاکستان — اس کو بھی ملانے والی جو چیز ہے وہ صرف اور صرف ایمان و اسلام ہے، اگر کامیابی اور بقا چاہتے ہو تو اسلام کو مضبوطی سے پکڑو، اللہ کی نافرمانیوں سے بچو اور ناشکری مت کرو۔

مغربی تہذیب سے اہل مغرب کی بے زاری:

ہمیں تعجب ہوتا ہے کہ ہر بات میں ہم مغرب کی اندھی تقلید کرتے ہیں، کیا اس میں کامیابی ہے؟ کیا اس میں ترقی ہے؟ کہ آپ کھیل کود میں اور اچھلنے کودنے میں لگ جائیں کیا یہی ترقی ہے؟ آپ کے پاس اخلاقی قدریں ہوں، ایمانی قدریں ہوں، روحانی قدریں ہوں، یہ ہے ترقی — اپنی قوم اور خود اپنے اندر یہ قدریں پیدا کرو، اُونچے اخلاق خود بھی اپناؤ اور اپنی قوم کو بھی اسی پر لگاؤ، یہ بچکانہ کھیل کود اور یہ گانا بجانا، میراثی، نائی یہ ترقی کی علامتیں نہیں ہیں، ہم سے زیادہ وہ لوگ اس کے اندر آگے ہیں، لیکن جو قوم اور طبقہ وہاں پر بھی، گانے بجانے، کھیل کود میں لگا ہوا ہے، وہ ان کے لیے وبالِ جان بنا ہوا ہے۔ پچھلے دنوں میں ایک مضمون پڑھ رہا تھا، وہاں کے ایک کالم نویس لکھتے ہیں کہ:

''ان کو شوٹ کر کے ختم کردو، یہ گندی نسل ہے، ہمارے لیے وبال بنی ہوئی ہے۔''

افسوس کہ ہم چاہتے ہیں وہ گندگی یہاں بھی شروع کردیں، قرآن کریم نے بنی اسرائیل کو یہ یاد

دلایا ہے کہ اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ فرعون کی غلامی سے تمہیں نجات دلائی، فرعون تمہارے بچوں کو ذبح کرتا تھا، تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑتا تھا، تمہاری بڑی آزمائش تھی، اللہ کا شکر ادا کرو، اللہ نے ہمیں بھی آزادی دی، ہم استعمار کے غلام تھے، اللہ نے ہمیں آزادی دی، آزادی کا تقاضا یہ ہے کہ ہمارے قومی دن کی ابتداء شکر سے ہو، دو رکعت نماز پڑھ کر شکر ادا کرو، اللہ کا شکر ادا کرو، لیکن آج ہم آنکھیں بند کر کے اس یورپ کی گندی تہذیب کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں، جب نیا سال شروع ہوتا ہے، رات کے بارہ بجے وہی ناچ گانا، ناچ گانا، یہ کون سی ترقی ہے، خدا سے ڈرو، کہیں خدا کا عذاب نہ آجائے، تمہاری وجہ سے پوری قوم پر عذاب آئے گا، اللہ نہ کرے، اس میں کون سی اونچائی والی بات ہے۔

ایک حاکم کی صحیح سوچ اور فکر کیا ہو؟:

ایک حاکم کا بہت اُونچا دماغ ہونا چاہیے، وہ حاکم اُمت کے بارے میں سوچے، اُس کے اخلاق اَچھے ہوں، اُس کے اَعمال اَچھے ہوں، آج پورا ملک بدامنی میں گھرا ہوا ہے، نہ کسی کی جان محفوظ ہے، نہ مال محفوظ، نہ عزت محفوظ، تم حکومت کرنے میں ناکام ہو چکے ہو، قوم کی جان، مال، عزت وآبرو کی تمہیں کوئی فکر نہیں ہے، فکر ہے تو اس بات کی کہ تم پتنگ اُڑاؤ، ناچو، گاؤ، اس سے تم ترقی کروگے؟ ایک مسلمان حاکم کی سوچ کتنی اُونچی ہوتی ہے، اس پر ایک مثال دے کر بات ختم کرتا ہوں:

غالباً ہارُون رَشید کا وَاقعہ ہے، پوری اِسلامی دُنیا کا حکمران، اُن کے دَربار میں ایک شخص آتا ہے، کہتا ہے، اَمیر المؤمنین! ایک کرتب جانتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ وہ کرتب آپ کے سامنے آپ کو دِکھاؤں، وہ کرتب یہ ہے کہ میرے پاس ایک سو سوئیاں ہیں، ایک سوئی کو زور سے زمین پر میں یوں پٹختا ہوں، وہ کھڑی ہو جاتی ہے، دُوسری کو مارتا ہوں اُس کے سوراخ میں چلی جاتی ہے، تیسری اُس کے سوراخ میں، اِسی طرح کرتے کرتے سو کی سو سوئیاں، ایک دُوسرے کے سوراخ میں چلی جاتی ہیں اور سوئیوں کا اِس طرح ایک درخت بن جاتا ہے، دیکھا جائے تو وَاقعی یہ بڑی مہارَت کی بات ہے، اَمیر المؤمنین نے اِعلان کیا کہ ایک سو دِینار اِسے اِنعام دِیا جائے، وہ آدمی بڑا خوش ہوا کہ میری قدر ہوئی ہے، تھوڑی دیر کے بعد دُوسرا اِعلان کیا کہ اِس کو ایک سو دُرّے بھی لگاؤ، وہ شور کرنے لگا، رونے لگا اور کہنے لگا کہ اَمیر المؤمنین! میں نے کیا قصور کیا؟ اَمیر المؤمنین نے جواب دِیا کہ اِنعام تو اِس لیے دِیا کہ وَاقعی تو نے اِس میں محنت کی ہے، لیکن سو کوڑے اِس لیے لگوائے کہ تیری اِس ساری محنت سے اُمت کو کیا فائدہ؟ بے کار اور فضول کام میں محنت اور وَقت کو

ضائع کیا؟— یہ تھی ایک حکمران کی سوچ— کہ تمہاری اِس محنت سے اُمت کو کیا فائدہ پہنچا، تو نے اپنی محنت ضائع کی۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں، تمہاری اِن پتنگ بازیوں سے اُمت کو کیا فائدہ پہنچا؟ بیسیوں لوگوں کو پتنگ بازی کے ذریعہ تم نے ہلاک کیا، سینکڑوں کو زخمی کیا، بے حیائی اور زیادہ پھیلی اور پتہ نہیں دُنیا جہاں کے اور کیا کیا خرافات ہوتے ہیں؟ کیا یہ ترقی ہے؟ اور یہ سوچ ہے حکمرانوں کی؟ پتنگ بازی تو بچوں کا کام ہے، حدیث میں ہے:

"لزوال الدنیا أھون عند اللّٰہ من قتل رجل مسلم."(۱۳)

''دنیا و مافیہا تباہ ہوجائے، اللہ کے ہاں اتنا نقصان والی بات نہیں ہے جتنا کہ ایک مسلمان شخص کے قتل ہوجانے کا نقصان ہے۔''

بیسیوں پتنگ بازی میں مرتے ہیں، اللہ تعالیٰ عقل سلیم عطا فرمائے، اللہ محفوظ فرمائے۔

حواشی وحوالہ جات

(٥)....شرح السنة للبغوی، کتاب الایمان، باب قول اللّٰہ عزوجل یوم نقول لجھنم ھل امتلأت: ٤/١ ...... (٦)....البقرة:١٢٥ ...... (٧)....آلِ عمران:٢١ ......

(٨)....الفاتحة ......(٩)....المنافقون: ٨......(١٠)....المنافقون:٧

(١١)....المنافقون: ٧......(١٢)....مشکاة المصابیح: ١٠٩٢

(١٣)....سنن النسائی، کتاب المحاربة، ح:٣٩٩٢، ط:دار السلام